فوری ریلیز کے لیے: 2025/14/1 گورنر KATHY HOCHUL

تیار کردہ تاثرات: گورنر HOCHUL (ہوکل) نے 2025 کا اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ خطاب پیش کیا ہے

نیو یارک کے متوسط طبقے کے 8.3 ملین سے زیادہ شہریوں کے لیے ٹیکس میں کمی کرتے ہوئے، مہنگائی کے ری فنڈ چیکس بھیجتے ہوئے اور چائلڈ ٹیکس کریڈٹ کو وسعت دیتے ہوئے نیو یارک کو مزید قابلِ استطاعت بنایا جا رہا ہے

نیو یارک شہر کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے پلیٹ فارمز اور ٹرینوں پر NYPD کی موجودگی بڑھاتے ہوئے سب وے کے تحفظ کو ترجیح دی جا رہی ہے؛ حفاظتی اپ گریڈز میں سرمایہ کاری کی جا رہی ہے

'ان پلگ اینڈ پلے' کا آغاز کرتے ہوئے نیو یارک کے بچوں کی معاونت کی جا رہی ہے تاکہانہیں اپنے فونز سے دور رہ کر جسمانی طور پر متحرک رہنے میں مدد دی جائے

پچھلے سال کے انقلابی رہائشی معاہدے کی بنیاد پر، گھروں کی قیمتوں اور کرایوں میں اضافے کا سبب بننے والی کارپوریٹ قوتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے رہائش گاہوں کے بحران پر قابو پایا جا رہا ہے

مستقبل کی افرادی قوت تعمیر کرنے کے لیے، نیو یارک میں بڑھتی مانگ والے کریئرز کی تعلیم حاصل کرنے والے بالغ طلباء کے لیے SUNY اور CUNY کمیونٹی کالج مفت فراہم کیا جائے گا

نیو یارک کے شہریوں کی جیبوں میں پیسے ڈالنے، نیو یارک کو مزید ارزاں بنانے، اور ہماری سڑکوں اور سب ویز کو محفوظ تر بنانے کے لیے 201 انقلابی تجاویز

2025 کے اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ کی کتاب یہاں دستیاب ہے

ہمارے مذہبی رہنماؤں کا شکریہ جو ہمیں ہماری زندگیوں میں خدا کی موجودگی کی یاد دلاتے ہیں...

میں سینیٹ کی اکثریتی لیڈر Andrea Stewart-Cousins (اینڈریا اسٹیوارٹ-کزنز) کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ اسپیکر Carl Heastie (کارل ہیسٹی)، گزشتہ تین سالوں سے اسمبلی کے چیمبر میں میزبانی کرنے پر آپ کا شکریہ۔ اٹارنی جنرل Tish James (ٹش جیمز)، کومپٹرولر Tom DiNapoli (ٹام ڈی نیپولی)، لیفٹیننٹ گورنر Antonio Delgado (انٹونیو ڈیلگاڈو)، اسمبلی کی اکثریتی لیڈر Crystal Peoples-Stokes (کرسٹل پیپلز-اسٹوکس)، سینیٹ کے اقلیتی لیڈر Rob Ortt (روب اورٹ)، اسمبلی کے اقلیتی لیڈر Will Barclay (وِل بارکلے)، نیو یارک کورٹ آف اپیلز کے ججز، نیو یارک شہر کے میئر Eric Adams (ایرک ایڈمز)، اور ریاست بھر کے میئرز اور کاؤنٹی ایگزیکٹیوز، مزدور تنظیموں کے نمائندے اور معزز مہمانان گرامی، میری کابینہ کے اراکین، سیکریٹری Karen Persichilli Keogh (کیرن پرسچلی کیو)، ایگزیکٹیو چیمبر کی سینیئر ٹیم، اور میں نیو یارک کے فرسٹ جینٹلمین William Hochul (ولیم ہوکل) کے اعتراف پر بہت فخر محسوس کرتی ہوں۔

نیو یارک کے میرے عزیز ساتھیو، جب ہم اپنی عظیم ریاست، دی امپائر اسٹیٹ، پر غور و فکر کرتے ہیں تو دو باتیں مجھ پر بالکل واضح ہیں۔ ہمارا مستقبل ہر خاندان کی اِس صلاحیت پر منحصر ہے کہ وہ زندگی کی بنیادی ضروریات کا خرچ اٹھا سکے، اور ہماری اِس صلاحیت پر منحصر ہے کہ ہم اپنے رہائشیوں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنا سکیں۔ لیکن ہم جدوجہد کے بغیر یہ مقاصد حاصل نہیں کر سکتے۔

تو نیو یارک کے ہر شہری کے لیے میرا عزم یہ ہے کہ: آپ کا خاندان میری جدوجہد ہے۔ یہ وہ تحریک اور مقصد ہے جس کے تحت گزشتہ تین سالوں میں ہمارے کیے گئے ہر کام کو تقویت ملی ہے۔

جب ہم نے کم از کم اجرت میں اضافہ کیا تھا اور اسے مہنگائی سے مشروط کیا تھا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ میرا یقین ہے کہ جب اخراجات بڑھیں تو آپ کی تنخواہیں بھی بڑھنی چاہیئیں۔

جب ہم نے ملازمتوں میں اضافہ کیا تھا اور ٹیوشن کی امداد، تعلیمی فنڈنگ، اور عوامی نقل و حمل میں سرمایہ کاریوں کو تاریخ کی بلند ترین سطحوں تک بڑھایا تھا، تو اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کے خاندان کو کامیابی کے بہترین مواقع مل سکیں۔

جب ہم نے انشورنس کمپنیوں سے جنگ لڑی تھی اور انسولین کے لیے مشترکہ ادائیگیاں ختم کی تھیں، تو اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کے خاندان کی صحت، انشورنس کمپنیوں کے منافع سے زیادہ اہم تھی۔

جب ہم نے قبل از پیدائش کی بامعاوضہ رخصت کے لیے جدوجہد کی تھی، تو اس کی وجہ یہی تھی کہ حاملہ خواتین کو اپنی آمدنی کا نقصان کیے بغیر طبی نگہداشت حاصل ہو سکے، کیونکہ آپ کے بچے اور خاندان کی صحت ہمیشہ اوّلین ترجیح ہونی چاہیئے۔

جب ہم نے سوشل میڈیا کے دیو ہیکل اداروں کی طرف توجہ کی تھی، لابی کرنے والوں اور مقدموں کی فوج کے خلاف کھڑے ہوئے تھے اور کامیابی حاصل کی تھی، تو اس کی وجہ یہی تھی کہ عادی بنانے والی فیڈز کی روک تھام کی جا سکے جو کارپوریٹ منافعوں کو آپ کے بچوں کی ذہنی صحت پر فوقیت دیتی ہیں۔

جب ہم نے پچاس سالوں میں سب سے اہم ریاست گیر رہائشی پالیسی کو یقینی بنایا تھا اور اس بات کی تصدیق کی تھی کہ نیو یارک شہر اثبات کا شہر ہے، تو یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کے خاندان کے لیے ایک گھر کی کیا اہمیت ہے۔

ہم نے یہ سب کچھ اسی لیے کیا تھا کیونکہ آپ کے خاندان کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان کی جیبوں میں مزید پیسے موجود ہوں اور انہیں ایک ایسی جگہ حاصل ہو جسے وہ فخر سے اپنا گھر کہہ سکیں۔

لیکن میں جانتی ہوں کہ ہمارا کام ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔

جرائم کے بارے میں خدشات لاحق ہونا اور گزر بسر کے لیے جدوجہد کرنا بہت عام بات ہے۔ ہماری ریاست کو قابلِ رہائش ہونا چاہیئے اور لوگوں کے لیے ممکن ہونا چاہیئے کہ یہاں رہنے کے اخراجات پورے کر سکیں۔ ہمیں نیو یارک کے خاندانوں اور بچوں کے لیے جدوجہد جاری رکھنی ہو گی۔ اور ان کے لیے کام جاری رکھنا ہو گا۔

محفوظ سڑکیں اور سب ویز۔

اچھی ملازمتیں اور بلند تر اُجرتیں۔

ایسی رہائش گاہیں جو حقیقتاً ارزاں ہو۔

اور تیز رفتار عوامی نقل و حمل اور قابلِ بھروسہ بنیادی ڈھانچہ۔

آج، میں ایک ایسے نیو یارک کے لیے اپنا تصور آپ کو بتا رہی ہوں جہاں محنت کش لوگ ترقی کر سکیں، جہاں بچے اپنے مضافاتی علاقوں میں محفوظ طریقے سے کھیل سکیں، جہاں مواقع وافر ہوں، اور جہاں چیمپئنز تیار کیے جائیں۔

اپنی پرورش کے دوران مجھے یہی احساس ہوتا رہا۔

چونکہ والدین کو اسٹیل ملز یا فورڈ یا GM پلانٹ میں اچھی یونین کی ملازمتیں حاصل تھیں اسی لیے وہ اپنے بچوں کے لیے کھانے کا انتظام کر سکتے تھے۔ انہیں ہمیشہ یہی یقین تھا کہ ان کے بچوں کو ایسے ہی یکساں یا اس سے بھی بہتر مواقع ملیں گے۔

یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وقت ہمیشہ آسان تھا۔ میرے والدین نے اپنی شادی شدہ زندگی کا آغاز ایک ٹریلر پارک میں کیا جہاں میرا بھائی پیدا ہوا تھا۔ جب میں پیدا ہوئی، تو ہم ایک تنگ سے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئے تھے جو اس اسٹیل پلانٹ کے قریب واقع تھا جہاں میرے والد، چچا اور دادا کام کرتے تھے۔

والدہ بچت کرتی تھیں اور کھانے کا انتظام کرتی تھیں تاکہ وہ اس خاندان کو پال سکیں جو بالآخر آٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ انہوں نے فریزر سے نکلی ہوئی زائد المیعاد ڈبل روٹی سے اسپام سینڈوچز بنائے اور قسطوں پر ہمارے کپڑے تک خریدے تھے۔ لیکن ہمیں کبھی یہ محسوس نہیں ہوا تھا کہ ہم اپنے حالات سے مجبور ہیں۔ اور ہم نے کبھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔

جب میں 13 سال کی تھی، تو مین اسٹریٹ کے خواتین کے ایک اسٹور میں موجود ایک نہایت اسٹائلش سرخ پلاسٹک والا رین کوٹ میری نظر کو بھا گیا تھا۔ یہ ایک ایسی عیاشی تھی جس کے حوالے سے میں جانتی تھی کہ اپنے والدین سے پیسے مانگنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ اس لیے، میں نے نگہداشتِ اطفال سے — 50 سینٹ فی گھنٹہ — حاصل ہونے والی ہر ایک پینی جمع کر لی یہاں تک کہ میں اس قابل ہو گئی کہ میں اسے خود خرید سکوں۔ اس کوٹ کو خریدنے میں کئی مہینے لگے تھے، لیکن اپنی کمائی سے اسے خریدنا ایک بڑی کامیابی محسوس ہوئی تھی۔ یہ ایک نوجوان کم عمر لڑکی کے لیے اس بات کا ثبوت تھا کہ سخت محنت اور ثابت قدمی سے کچھ بھی کرنا ممکن ہے۔

لیکن صرف چند سال بعد وہ اسٹور اور اس کے آس پاس کے کئی اسٹورز بند ہو گئے تھے۔ فائیو اینڈ ڈائم، سوڈا کاؤنٹر، کپڑوں کے باقی ماندہ آخری اسٹورز: سب ختم ہو گئے تھے۔ یہ 1970 کی دہائی تھی۔ افراطِ زر 13 فیصد پر تھی۔ جرائم قابو سے باہر تھے۔ فیکٹریاں بند ہو رہی تھیں۔ ہماری زمین، ہماری ہوا اور ہمارا پانی بری طرح آلودہ ہو چکے تھے۔ دنیا بدل رہی تھی۔

اور بہت سی کمیونٹیز میں فیکٹری ناکام ہو گئی تھی، انہوں نے نقصان اٹھایا، اور دوبارہ کھڑے ہونے کے لیے جدوجہد کی تھی۔ چاہے لوگوں نے بفلو میں Bethlehem Steel میں، راچسٹر میں Kodak میں، سیراکیوز میں Carrier میں، جنوبی سلسلے میں Endicott Johnson میں یا لانگ آئی لینڈ میں Northup Grumman میں مزدوری کی ہو، کئی سالوں تک، لوگوں کو یوں محسوس ہوتا تھا کہ انہیں دھوکہ دیا گیا ہے۔ میرے پانچ بہن بھائیوں میں سے ہر ایک کو گھر چھوڑ کر نکلنا پڑا کیونکہ دیگر ریاستوں میں زیادہ وافر ملازمتیں دستیاب تھیں۔

یہ واقعی تکلیف دہ بات تھی۔ یہ صرف ملازمتیں ہی نہیں تھیں جو ختم ہو رہی تھیں۔ امید بھی ٹوٹ گئی تھی۔

میں آپ کو تاریخ کا سبق پڑھانے کے لیے یہ سب نہیں بتا رہی ہوں بلکہ یہ بات واضح کرنے کے لیے بتا رہی ہوں کہ یہ تمام جدوجہد میرے لیے اتنی ذاتی کیوں ہے۔ مجھے اب بھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کل کی بات ہو۔ یہ صرف تاریخ کا قصہ نہیں ہے۔ یہ وہی احساس ہے جو 2008 میں ملینیئلز کو ہوا جب عظیم کساد بازاری سے ان کے مستقبل متاثر ہو گئے تھے۔

میں کبھی بھی یہ نہیں چاہتی کہ اس ریاست کے لوگ، ہمارے پڑوسی، ویسی بے چینی محسوس کریں جو میں نے اپنی نوجوانی میں ہر جگہ محسوس کی تھی۔ اسی لیے میں نے ڈٹ جانے اور جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پیچھے رہ

جانے والوں کی مشکلات اور تکلیف کو دیکھتے ہوئے، میں نے یہ عہدہ حاصل کرنے کے لیے سیاست میں قدم رکھنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ ان کمیونٹیز کی آواز بن سکوں جو مشکل وقت سے گزری ہیں، کیونکہ یہ سب خود مجھ پر گزری تھی۔

آج، میں یہ بھی بخوبی جانتی ہوں کہ... نیو یارک کے لوگ مشکلات سے دوچار ہیں۔ افراطِ زر۔ آسمان سے باتیں کرنے والے کرائے۔ ایسی اجرتیں جو یوں محسوس ہوں کہ ان کے ساتھ گزارا ممکن نہیں۔ ایک بدلتی ہوئی معیشت۔ غیر متوقع طور پر لوگوں کی آمد، جن کی ضروریات بہت زیادہ ہیں اور حالات غیر مستحکم ہیں۔

اسی لیے میں دن رات جدوجہد کرتی ہوں تاکہ آپ اور آپ کے خاندان کے لیے نیو یارک کو زیادہ محفوظ، زیادہ صحت مند، زیادہ صاف اور مزید ارزاں بنایا جا سکے۔

کیونکہ، جیسا کہ میں نے کہا: آپ کا خاندان میری جدوجہد ہے۔

کل، میں نے ہائی اسکول کے 200 سے زیادہ سینیئرز اور ہڈسن ویلی کمیونٹی کالج کے طلباء سے ملاقات کی تھی جو پورے کیپیٹل ڈسٹرکٹ کے مختلف علاقوں سے آئے تھے۔ انہوں نے مستقبل کے بارے میں اپنی امیدوں اور سوالات کا اظہار کیا۔ آئیے براہ راست انہی کی زبانی سُنتے ہیں!

[ویڈیو سیگمنٹ]

میری کل کی ملاقات نے یاد دہانی کروائی کہ ہم کس کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اور یہ کہ ہمیں ان لوگوں کو، ان نوجوان افراد کو دکھانا ہو گا کہ وہ یہاں ترقی کر سکتے ہیں — کہ یہیں ان کا مستقبل ہے۔

میں یہ کہنا چاہتی ہوں — کہ اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ خطاب خوبصورت ولولہ انگیز بیان ہو سکتا ہے، اس کے باوجود ایسا خطاب عوام کی ضروریات پوری کرنے میں ناکام ثابت ہو سکتا ہے۔ میرا ماننا ہے کہ اس خطاب کو محض بلند و بانگ دعوؤں سے کہیں بڑھ کر ہونا چاہیئے۔ یہ ایک ٹھوس لائحۂ عمل ہونا چاہیئے جو وہ حقیقی نتائج فراہم کرے جنہیں عوام محسوس کر سکیں۔ یہی وہ خطاب ہے جس کی نیو یارک کے شہریوں کو توقع ہے اور یہی آج آپ دیکھیں گے: یعنی 2025 کے لیے ایک جرات مندانہ، قابل عمل منصوبہ جس کے ذریعے مہنگائی اور عوامی تحفظ کے مسائل کو براہ راست حل کیا جائے۔

آئیے استطاعت کی گنجائش بڑھانے سے آغاز کرتے ہیں اور یہ کہ میں نے آپ کی جیبوں میں پیسے واپس ڈالنے کا منصوبہ کیسے بنایا ہے۔

سب سے پہلے، میں 323,000 ڈالرز سے کم کمانے والے 8.3 ملین ٹیکس دہندگان کے لیے ایک وسیع پیمانے پر متوسط طبقے کی آمدنی کے ٹیکس میں کمی کا مطالبہ کر رہی ہوں۔ آج میں جس ٹیکس کٹوتی کی تجویز دے رہی ہوں اور آنے والے مہینوں میں اس کے لیے جدوجہد کروں گی، اس کے نتیجے میں گزشتہ سات دہائیوں میں ٹیکس کی سب سے کم شرحیں فراہم کی جائیں گی اور محنتی ٹیکس دہندگان کو 1 بلین ڈالرز کی بچت ہو گی۔

بذاتِ خود، یہ نیو یارک کے شہریوں کے لیے مہنگائی کے خلاف جنگ میں ایک زبردست جیت ہے۔ لیکن یہ تو صرف شروعات ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف نیو یارک کے شہری ہی نہیں، بلکہ بہت سے امریکی، COVID کے بعد سے مہنگائی سے سخت متاثر ہوئے ہیں۔ کیونکہ قیمتیں بڑھ گئی تھیں، تو ہماری سیلز ٹیکس کی آمدنی بھی بڑھ گئی تھی۔ لیکن میں یہ سمجھتی ہوں: کہ یہ اضافی رقم ریاست کے خزانے میں نہیں جانی چاہیئے، بلکہ یہ آپ کی جیب میں واپس جانی چاہیئے۔

اور اسی لیے میں نے ملک کے اوّلین مہنگائی ری فنڈ کی تجویز پیش کی تھی۔ میرے اس منصوبے کے تحت، ہم سیلز ٹیکس کی اضافی آمدنی کی مد میں اربوں کے اربوں ڈالرز، نیو یارک کے 8.6 ملین محنتی شہریوں کو براہ راست واپس کریں گے۔ میں بزرگ شہریوں، حالیہ گریجویٹس، اور ان خاندانوں کی بات کر رہی ہوں جو سالانہ 300,000 ڈالر سے کم کماتے ہیں۔ اس سے ایک فرق پیدا ہوتا ہے۔ افراد کے لیے تین سو ڈالرز۔ خاندانوں کے لیے پانچ سو ڈالرز۔ یہ آپ کی جیب میں واپس آنے والے حقیقی پیسے ہیں۔

تو آئیے دیکھتے ہیں: ہمارے پاس اب تک کیا ہے؟ متوسط طبقے کے لیے ایک تاریخی ٹیکس کٹوتی، مہنگائی میں کمی کے لیے چیکس... لیکن یہی سب کچھ نہیں ہے۔

بچوں والے خاندانوں کو اضافی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نیو یارک کی پہلی والدہ گورنر ہونے کے ناطے، میں ذاتی طور پر یہ بات جانتی ہوں کہ ابتدائی سالوں میں سب سے زیادہ مہنگائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے: ڈائپرز، فارمولا، اور کپڑے جو ہر تین ماہ بعد چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے 2023 میں کہا تھا کہ آئیے اپنے چائلڈ ٹیکس کریڈٹ کو پہلی بار چار سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے دستیاب بنائیں، جس کے نتیجے میں 600,000 سے زائد خاندانوں کے لیے ناگزیر مالی امداد فراہم کی جا سکے۔ کیونکہ میرے لیے یہ بات بالکل غیر منطقی تھی کہ یہ کریڈٹ صرف اس وقت شروع ہوتا ہے جب بچے
تقریباً کنڈرگارٹن میں پہنچ جاتے ہیں۔

چند روز قبل، Tasia Brown (تاسیا براؤن) سے میری ملاقات ہوئی تھی، جو تین بچوں کی والدہ ہیں، جن میں ایک دو سال کا بچہ بھی شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب انہیں پچھلے سال ایک چیک ملا، تو اس پر انہیں اپنی سالگرہ کی طرح کا خوشی کا احساس ہوا تھا۔ انہوں نے اپنا یوٹیلیٹی بل ادا کیا، کھانے پینے کی کچھ اضافی چیزیں خریدیں اور یہاں تک کہ کسی بھی پریشانی کے بغیر، اپنے بچوں کو رات کے کھانے کے لیے باہر لے گئیں۔

اس سال میں اپنے خاندانوں کی مزید مدد کرنا چاہتی ہوں، بچوں اور چار سال کی عمر تک کے بچوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مراعات کو تین گنا بڑھا کر 1000 ڈالرز تک لے جانا چاہتی ہوں۔ اور 2026 میں، ہم اسکول جانے والے بچوں کے لیے کریڈٹ کو 500 ڈالر تک بڑھائیں گے۔ والدین کے لیے، اس بات کا مطلب ہے کہ 2.7 ملین بچوں کے لیے دسترخوان پر مزید کھانا پیش کیا جائے گا اور بستوں میں پڑھنے کا زیادہ سامان موجود ہو گا۔

اگر آپ اس بارے میں غور کریں تو یہ اقتصادی طور پر ایک سمجھداری کا فیصلہ ہے۔ بچوں کے ٹیکس کریڈٹ میں ہر ڈالر کی سرمایہ کاری سے مقامی معیشت میں ایک ڈالر اور 25 سینٹس کی اقتصادی سرگرمی پیدا ہو گی۔ یہ مقامی اسٹورز میں خرچ کیے جائیں گے اور ہمارے مقامی کاروباری اداروں کی مدد کی جائے گی۔

ایک اور مسئلے سے خاندانوں کے اخراجات بڑھتے ہیں، جس کا ہمیں مداوا کرنا ہو گا:
نگہداشت اطفال۔ ڈے کیئر کی لاگت سالانہ 21,000 ڈالر سے زیادہ تک ہو سکتی ہے۔ اس بارے میں سوچیں: کہ یہ ایک پبلک کالج کی ٹیوشن سے 155 فیصد زیادہ ہے۔ یہ بہت سے خاندانوں کے لیے ایک اضافی کرایہ ادا کرنے کے مترادف ہے۔

اور میں جانتی ہوں کہ نگہداشتِ اطفال کے بغیر زندگی کا نظام چلانا کتنا مشکل ہے کیونکہ میں خود اس تجربے سے گزر چکی ہوں۔ جب میرے بچے چھوٹے تھے تو مجھے اپنی نوکری چھوڑنی پڑی کیونکہ مجھے مناسب اور ارزاں ڈے کیئر نہیں مل سکا تھا۔ میری محنت سے حاصل کردہ ہر چیز کی ترتیب خراب ہو گئی تھی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ میں اپنے کریئر کو دوبارہ کیسے درست نہج پر لاؤں گی۔ اور میں جانتی ہوں کہ نیو یارک بھر میں بہت سی مائیں یہی کہانی سنا سکتی ہیں۔

میں مقننہ کے ساتھ شراکت داری کرنا چاہتی ہوں تاکہ ہماری ریاست کو عالمگیر نگہداشتِ اطفال کے راستے پر گامزن کیا جا سکے۔

اس سے واقعی فرق پڑتا ہے۔

ہم 110 ملین ڈالرز مختص کریں گے تاکہ نگہداشتِ اطفال کے نئے مراکز تعمیر کیے جا سکیں، موجودہ مراکز کو بہتر بنایا جا سکے، اور نیو یارک بھر میں خاندانوں اور کمیونٹیز کے لیے مزید اختیارات فراہم کیے جا سکیں۔ ہم نگہداشتِ اطفال کے ماہر افراد کا ایک متبادل گروہ بھی بنائیں گے تاکہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی شخص دستیاب ہو۔

جب چھوٹے بچے بڑے ہو جاتے ہیں، تو انہیں اسکول میں داخل کروانے کے بعد بھی ہمیں ان کی معاونت کرنی ہوتی ہے۔ اس معاونت کا آغاز دن کے پہلے اور سب سے اہم کھانے سے ہوتا ہے: یعنی ناشتہ اور پھر دوپہر کا کھانا۔

تحقیق سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہے۔ جو بچے بھوکے رہتے ہوئے پروان چڑھتے ہیں، وہ امتحانات میں کم نمبر حاصل کرتے ہیں اور ان کی کارکردگی کم ہوتی ہے۔ ایک والدہ ہونے کے ناطے، یہ سوچ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے کہ اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے چھوٹے بچوں کے پیٹ بھوک سے مروڑ کھا رہے ہوں۔ دنیا کے امیر ترین ملک میں، یہ بات اب مزید برداشت نہیں کی جا سکتی۔ نہ ہی امریکہ میں اور نہ ہی نیو یارک جیسی عظیم ریاست میں۔

میری تجویز کے تحت، ہر بچے کو اسکول میں مفت ناشتہ اور مفت دوپہر کا کھانا ملے گا تاکہ ضرورت مند بچوں کو اپنے ہم جماعتوں سے مختلف ہونے کی شرمندگی اور بدنما داغ سے بچایا جا سکے۔

اور مجھے فخر ہے کہ یہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس خواب کو حقیقت میں بدلیں گے: یعنی البانی اسکول ڈسٹرکٹ کا اسکول لنچ اسٹاف۔ وہ بہت محنت سے کام کرتے ہیں۔ براہ کرم کھڑے ہوں اور ان کے لیے تالیاں بجائیں۔

اور اگر آپ کو کبھی صبح کے وقت بچوں کو اسکول کے لیے تیار کرنے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ جانتے ہیں کہ ناشتہ اور دوپہر کا کھانا تیار کرنے کی دقت سے بچ جانا، اس وقت کا ایک انمول تحفہ ہوتا ہے، جو مصروف والدین کے لیے سب سے قیمتی چیز ہے۔ اس کے علاوہ جو بچت ہوتی ہے: یعنی کہ ہر بچے کے لیے سالانہ سولہ سو ڈالرز جتنی رقم آپ کی جیب میں واپس آ جاتی ہے۔

میرے دوستو، میں جس بھی چیز کے بارے میں بات کر رہی ہوں وہ سب مل کر تقریباً 5000 ڈالر بنتے ہیں۔ اوہ، آپ کو یقین نہیں آ رہا نا؟ اپنا موبائل فون یا کیلکولیٹر نکالیں اور خود چیک کر لیں۔

آئیے دیکھتے ہیں کہ یہ بات ایک ایسے خاندان کے لیے کیا معنی رکھتی ہے جس کے، فرض کریں... دو چھوٹے بچے ہوں (یعنی کہ 2,000$ ہو گئے) اور ایک اسکول جانے والا بچہ ہو (یعنی مزید 500$)۔ اسکول کے کھانے کی سالانہ بچت (1,600$) ہوئی، اس میں اپنے خاندان کے کٹوتی والے 500$ شامل کر لیں، اس کے ساتھ ہی ٹیکس کٹوتی کی بچت شامل کر لیں۔ اب ہم تقریباً سچ مچ کے 5,000$ آپ کی جیب میں واپس آتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

اسی طرح ہم اپنی ریاست کو زیادہ ارزاں بناتے ہیں۔ اور ہم نیو یارک کے شہریوں کی جیبوں میں پیسے واپس ڈالنے کے نئے طریقے تلاش کرنا کبھی بند نہیں کریں گے۔ یہ وہ کام ہے جو ہر سال بطور گورنر میں انجام دے چکی ہوں۔

لیکن ایک اور ایسی جدوجہد ہے جسے میں جاری رکھوں گی: کہ ہماری ریاست رہنے کے قابل ہو اور محفوظ ہو۔ آپ کے خاندان کے لیے میری جدوجہد کا مطلب یہ بھی ہے کہ نیو یارک کے شہری سڑکوں، سب ویز اور اپنی کمیونٹیز میں خود کو محفوظ محسوس کریں۔

ہم عام سمجھ بوجھ پر مبنی یہ اقدامات انجام دیتے رہیں گے جنہیں سب لوگ قبول کر سکتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کے لیے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ وہ صبح کام پر جائیں، کوئی ڈرامہ دیکھیں، یا ہمارے شاندار ریسٹورنٹس سے لطف اندوز ہوں، جس میں انہیں کسی ناگہانی تشدد کا خوف نہ ہو یا ذہنی صحت کے بحران میں مبتلا کسی شخص سے کترانے کی کوشش نہ کرنی پڑے۔

ہم اپنی سب وے کو بے گھر افراد کی ایک گھومتی پھرتی پناہ گاہ بننے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہم اپنے ذہنی صحت کے نظام کی اصلاح کے لیے پہلے ہی 1 بلین ڈالرز کی سرمایہ کاری کر چکے ہیں، جو نیو یارک کی تاریخ

میں کسی بھی وقت کی جانے والی سرمایہ کاری سے زیادہ ہے۔ میں مقننہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو اس کام میں میرے شریک کار رہے۔ اس سرمایہ کاری کے حصے کے طور پر، مخصوص کردہ ٹیمیں دن رات کام کرتی ہیں تاکہ شدید بیمار اور بے گھر افراد کو سب وے سے نکال کر معاونتی رہائش گاہیں فراہم کی جا سکیں۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔ ہمارے قوانین کو مزید مضبوط ہونا چاہیئے۔ اور اسی لیے میں اس بات کے لیے قدم اٹھانے اور بات کرنے کی خواہش رکھتی ہوں کہ ہمیں ہسپتال میں جبری داخلے کے دائرہ کار کو وسعت دینے کی ضرورت ہے تاکہ ان افراد کو شامل کیا جا سکے جو اپنی نگہداشت کے لیے ذہنی صلاحیت کے حامل نہیں ہیں، جیسے کہ بنیادی ضروریات: مثلاً لباس، خوراک، رہائش، طبی دیکھ بھال میں مدد قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

اب ناقدین کہیں گے کہ اس قدم سے غربت یا بے گھری ایک جرم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ میرا کہنا ہے کہ یہ سراسر غلط بات ہے۔

یہ انسانیت اور ہمدردی کی بات ہے تاکہ ان لوگوں کی مدد کی جائے جو اپنی مدد کرنے سے قاصر ہیں، ایسے انسان جو ذہنی بیماری کا شکار ہیں جس کے نتیجے میں ان کی زندگیاں اور دوسروں کی زندگیاں حقیقی طور پر خطرے کی زد میں آ رہی ہیں۔

Julie LeClaire Neches (جولی لی کلیئر نیچس) ایک ثابت قدم وکیل ہیں جو ہمدردانہ نگہداشت کی اہمیت کو سمجھتی ہیں۔ وہ ایک طویل ذہنی بیماری سے لڑتی اپنی بیٹی Alix (ایلکس) کی جدائی کا غم جھیل رہی ہیں۔ Alix (ایلکس) ایک ذہین نوجوان خاتون تھی جو ڈارٹماؤتھ اور NYU میں پڑھتی تھی اور ایک مصنفہ بننے کا خواب دیکھتی تھی۔ Julie (جولی) کو یقین ہے کہ اگر جبری پابندی سے متعلق قوانین مزید مضبوط ہوتے اور ان کی بیٹی کو قبل از وقت اسپتال سے خارج نہ کیا جاتا، تو آج وہ ہمارے ساتھ موجود ہوتی۔ Julie (جولی)، براہ کرم کھڑی ہو جائیں۔ اور آپ کے آواز اٹھانے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہمیں کینڈرا کے قانون (Kendra’s Law) کو بھی مضبوط تر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ افراد جو سنگین ذہنی صحت کے مسائل کا شکار ہیں، وہ اس نظام میں بار بار داخل اور خارج ہونے یا سڑکوں پر رہنے کے بجائے طویل مدتی علاج حاصل کر سکیں۔

میں جانتی ہوں کہ "جبری داخلے" کی اصطلاح لوگوں کو ماضی کے جیل نما اداروں کی یاد دلاتی ہے۔ لیکن ان تجاویز کا مقصد یہ نہیں ہے۔ اب ہم ایک مختلف عہد میں جی رہے ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں اپنی پالیسیوں کے نتیجے میں، ہم نے اپنے ذہنی صحت کے نظام کو دوبارہ تشکیل دیا ہے، جس میں مزید ڈاکٹرز، مزید بستر، زیادہ مؤثر علاج کے طریقے، اور نگہداشت کے لیے ایک زیادہ ہمدردانہ رویہ شامل ہے۔

آئیے ایمانداری سے بات کریں: لوگوں کو سڑکوں پر علاج کے بغیر تکلیف میں چھوڑ دینا ہمدردی نہیں ہے۔ اور لوگوں کو خود اپنے آپ کو یا دوسروں کو خطرے سے دوچار کرنے دینا بھی ہمدردی نہیں ہے۔

اب آئیے سب وے کی حفاظت کی بات کرتے ہیں۔ جرائم اور جرائم کا خوف کم کرنے کے لیے، ہم نے ریاستی پولیس اور نیشنل گارڈ سمیت، 1,250 سے زائد ریاستی اہلکاروں کو، سب وے پر NYPD کی کوششوں کی معاونت کے لیے تعینات کیا ہے۔ اور میں نے اصرار کیا کہ ہر ایک سب وے کار میں کیمرے نصب ہوں۔ ہم نے مسافروں اور MTA کے کارکنوں پر حملوں کے خلاف قوانین کو مضبوط تر بنایا ہے اور اپنے DAs اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان رابطہ کاری کو ہموار کر دیا ہے تاکہ جرائم پر فوری طور پر سزا دی جا سکے۔ ہم نے اسٹیشنوں پر ایسی رکاوٹیں لگائی ہیں جو لوگوں کو پٹڑیوں پر دھکیلے جانے سے روک سکیں۔ لیکن، ہمیں ان کوششوں میں مزید تیزی لانے کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلے، میئر Adams (ایڈمز) کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے، ہم قانون نافذ کرنے والے ادارے کو مزید بہتر بنائیں گے۔ میں پلیٹ فارمز پر وردی میں ملبوس پولیس دیکھنا چاہتی ہوں، لیکن اس سے بھی اہم بات یہ ہے، کہ

ہم، رات کے اوقات میں – رات 9 بجے سے صبح 5 بجے تک – اگلے چھ ماہ کے لیے ہر ایک ٹرین میں ایک افسر تعینات کریں گے، اور ریاست کی جانب سے ان کوششوں کے لیے مالی تعاون فراہم کیا جائے گا۔

اسی طرح ٹھوس بنیادی ڈھانچے کو بھی مزید محفوظ بنانا ضروری ہے۔ میری ہدایت پر، MTA کی جانب سے اس سال کے آخر تک مزید 100 اسٹیشنوں پر رکاوٹیں نصب کی جائیں گی اور ہر اسٹیشن پر روشن LED لائٹس لگائی جائیں گی۔ اور آخرکار جدید گیٹس کے ذریعے کرایہ ادا کیے بغیر سفر کرنے والوں کو روکا جائے گا۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف سب وے پر افراتفری میں کمی آئے گی بلکہ MTA کی مالی حیثیت بھی مضبوط ہو گی۔ اور ہم تمام اہم روٹس کے اختتام پر معالجاتی مراکز قائم کریں گے جہاں لوگ اُتر کر 7/24 مدد حاصل کر سکیں گے۔

یہ ہے ہمارا عملی منصوبہ: مزید پولیس وہاں تعینات کی جائے گی جہاں ان کی ضرورت ہے، حفاظتی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنایا جائے گا، اور بے گھر اور ذہنی بیمار افراد کو وہ مدد فراہم کی جائے گی جس کی انہیں ضرورت ہے، بجائے اس کے کہ وہ ٹرینوں پر خوار ہو رہے ہوں اور مسافروں کو خوفزدہ کر رہے ہوں۔

کیونکہ میں کہتی ہوں کہ اب بہت ہو گیا ہے۔ یہ افراتفری ختم ہونی چاہیئے۔

آپ کے خاندان کی حفاظت کے لیے اپنی مسلسل جاری جدوجہد کے حوالے سے، میں گھریلو تشدد کے خلاف بھی سخت اقدامات کر رہی ہوں – خاص طور پر جب یہ ایسے گھروں میں ہو رہا ہو جہاں بچے موجود ہوں۔ میری والدہ گھریلو تشدد سے متاثرہ افراد کے لیے ایک چیمپیئن تھیں۔ ان کی وفات سے پہلے، ہم نے باہم مل کر ان خواتین اور بچوں کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ بنائی تھی جو تشدد کا شکار ہو چکے تھے۔ آج ہم جو کام کر رہے ہیں وہ اس پر بہت فخر محسوس کرتیں۔ ہم ریپ کرنے والوں کو گرفتار کرنے اور سزا دلوانے اور اسلحے کو مجرموں کی پہنچ سے دور رکھنے کے لیے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

اور جب عادی مجرموں کی بات ہو، تو میں چاہتی ہوں کہ وہ سڑکوں پر نظر نہ آئیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ریاست بھر کے ججز ضمانت کے قوانین میں ہماری حالیہ کی گئی تبدیلیوں کے تحت تمام اختیارات استعمال کریں تاکہ مجرموں کو بغیر کسی نتیجے کے بار بار رہا کیے جانے اور دوبارہ پھر جرائم کا ارتکاب کرنے کے اس سلسلے کو روکا جا سکے۔ میں ان قانونی خامیوں کو دُور کرنے کے لیے بھی جدوجہد کروں گی جو ہمارے دریافت کے قوانین میں پیدا ہو گئی تھیں اور ٹرائلز میں تاخیر اور معمولی تکنیکی وجوہات کی بنا پر مقدمات کے خارج ہونے کا سبب بن رہی ہیں۔

بچوں کی آن لائن حفاظت کرنا ایسا ہی ایک اور طریقہ ہے جس کے ذریعے میں آپ کے خاندان کے لیے جدوجہد کروں گی۔

جیسا کہ میں نے پہلے حوالہ دیا ہے، ملک میں نیو یارک ہی وہ پہلی ریاست تھی جہاں نوجوانوں کو عادی بنانے والے سوشل میڈیا الگورتھمز سے محفوظ رکھا گیا — جس نے اس محاذ پر کامیابی حاصل کی جہاں دیگر ریاستیں ناکام رہیں۔ اب، ہم نئے اور ارتقا پاتے ہوئے خطرات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے بچوں کو ایسے نقصان دہ AI بوٹس سے بچائیں گے جو دوست بن کر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ ہماری بدستور جاری کوششوں کا ہی حصہ ہے کہ نوجوانوں کی ذہنی صحت کو اوّلین ترجیح دی جائے جس میں اسکولوں میں ذہنی صحت کی ابتدائی طبی امداد اور کلینکس میں مزید سرمایہ کاری کرنا شامل ہے۔

لیکن اپنے بچوں کو سوشل میڈیا کی قید سے واقعی آزاد کروانے کے لیے، ہمیں انہیں ایسی محفوظ جگہیں فراہم کرنی ہوں گی جہاں وہ بس بچے بن کر ہی جی سکیں۔ یہ بالکل عام فہم کی بات ہے۔

اسی مقصد سے میں "ان پلگ اینڈ پلے" اقدام کا آغاز کر رہی ہوں۔

ہم کھیل کے نئے گراؤنڈز تعمیر کریں گے اور بچوں کے لیے موسیقی اور ڈرامہ کلبز، نوجوانوں کی رضاکار تنظیموں، اور کھیلوں کی ٹیموں میں شامل ہونے کے لیے لاکھوں نئے مواقع پیدا کریں گے۔

یہ سرگرمیاں زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لانے والی ہوتی ہیں۔ Brian Hernandez-Lopez (برائن ہرنینڈیز-لوپیز) سے پوچھ لیں، جو آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں۔ Brian (برائن) نے 13 سال کی عمر میں سکینیکٹیڈی میں رِنگ آف ہوپ باکسنگ کلب میں داخلہ لیا تھا۔ اس نے اس وقت کوچز سے کہا تھا، "مجھے صرف اپنے دفاع کا کوئی طریقہ چاہیئے۔" اور اسے نہ صرف اس کھیل سے بلکہ اس کے ساتھ پیدا ہونے والے احساس سے بھی محبت ہو گئی تھی۔ وہ مضبوط اور پُر امید تھا۔ اسے اس بات پر پورا اعتماد تھا کہ وہ رِنگ کے اندر اور باہر، کسی بھی مشکل کا سامنا کر سکتا ہے۔ آج، Brian (برائن) ہائی اسکول کے ایک سینیئر کے طور پر اپنی ایسوسی ایٹ ڈگری مکمل کر رہا ہے جبکہ کلب میں کم عمر بچوں کو کوچنگ بھی دے رہا ہے۔ واہ، اس کا مستقبل اب کہیں زیادہ روشن ہے۔ اور یہی ہمارے نوجوانوں کے پروگرامز کی طاقت ہے۔ Brian (برائن)—براہ کرم کھڑے ہو جائیں۔

اب تک میں نے ہمارے استطاعت کی گنجائش اور عوامی تحفظ کے ایجنڈا پر بات کی ہے۔ اب آئیے ایک اور مسئلے کی طرف دیکھتے ہیں جو میرے نزدیک عام فہم بات ہے۔

ایک مستحکم گھر ہی ایک مستحکم زندگی کی بنیاد ہوتا ہے۔ لیکن نیو یارک کے بہت سے لوگوں کے لیے، یہ ایک ایسا خواب ہے جس کی تعبیر دسترس سے باہر محسوس ہوتی ہے۔ اور میں یہ بات کہنے والی پہلی فرد نہیں ہوں، لیکن کرائے واقعی حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں! اور لوگوں کے رہن پر بھی یہی بات لاگو ہوتی ہے۔ رہائش گاہ کا مسئلہ ہماری استطاعت کی گنجائش کے بحران کا سب سے بڑا محرک ہے۔ اور رہائش گاہوں کی قیمتیں کم کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فراہمی میں اضافہ کیا جائے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم تعمیر کریں، اور مزید، اور مزید تعمیر کرتے جائیں۔

اپنے پہلے اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ خطاب میں، میں نے پانچ سالوں میں 100,000 یونٹس تعمیر کرنے یا محفوظ بنانے کا ایک امنگ افزا منصوبہ پیش کیا تھا۔ مجھے فخر ہے کہ ہم اپنے ہدف کی جانب نصف راستہ طے کر چکے ہیں اور مقررہ وقت سے آگے ہیں۔ لیکن، ابھی مزید کرنے کی ضرورت ہے۔ آئیے ان کمیونٹیز کے مقامی ترقیاتی کام میں مزید 100 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کریں، جہاں ہم نے اس کے علاوہ گزشتہ سال پرو ہاؤسنگ کمیونٹیز کے لیے 650 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کی تھی۔

اس ہدف شدہ گھریلو ملکیت کی حکمت عملی میں مندرجہ ذیل شامل ہے: پہلی بار گھر خریدنے والوں کے لیے ابتدائی مکانات کی تعمیر اور بیعانے کی امداد فراہم کرنے کے لیے 100 ملین ڈالرز۔ اور میں ایک ہاؤسنگ ڈویلپمنٹ محتسب کی تجویز دے رہی ہوں تاکہ منظوری کی کارروائیوں کو آسان تر بنایا جا سکے اور تعمیراتی کام جلد از جلد شروع ہو سکے۔

اور ہمیں ان نجی ایکویٹی فرمز کے خلاف ایک سخت مؤقف اپنانا ہو گا جو ملک بھر میں رہائشی مارکیٹس پر قابض ہیں۔ ہم سب نے یہ دیکھا ہے: کہ ایک نوجوان خاندان کو وہ گھر مل جاتا ہے جس کی وہ تلاش میں تھے، وہ اپنی تمام جمع پونجی اکٹھی کرتے ہیں، اور پھر ایک بے چہرہ، بے نام کارپوریشن کی جانب سے تمام نقد والی ایک پیشکش کے آگے ہار جاتے ہیں، جس کا کمیونٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کارپوریٹ مالکان مشترکہ طور پر ہماری رہائشی جائیداد کو قلیل مدتی کرایوں کے لیے استعمال کرتے ہیں، یا اس سے بھی بدتر یہ کہ، وہ گھروں کو خالی پڑا رہنے دیتے ہیں جبکہ ان کی قیمتیں آسمان کو چھوتی رہتی ہیں۔

اسی لیے نیو یارک کی جانب سے وہ اقدام کیا جا رہا ہے جو ملک کی کوئی اور ریاست نہیں کر سکی اور نجی ایکویٹی کمپنیوں کو ان جائیدادوں پر بولی لگانے سے روکا جا رہا ہے، جو مارکیٹ میں پہلے 75 دن کے لیے دستیاب ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اکیلے اور دو خاندان والے گھر ان خاندانوں کے لیے دستیاب ہوں جن کے لیے وہ بنائے گئے ہیں۔ اور اس طرح ہم نیو یارک کے زیادہ شہریوں کے لیے یہ امکان پیدا کرتے ہیں کہ وہ گھر کے مالک بن سکیں۔ ہم ان قیمتوں کے تعین کرنے والے سافٹ ویئر پر بھی پابندی لگائیں گے جن سے کرائے بڑھائے جاتے ہیں اور قومی سطح پر کرائے داروں کو سالانہ 3.8 بلین ڈالرز کا نقصان پہنچتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اپنے ماضی کے معرکوں میں دیکھا ہے، کہ ہم جدوجہد کے بغیر ہاؤسنگ مارکیٹ کی مکمل صلاحیت کی راہ استوار نہیں کر سکتے۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ لیکن یہی وہ توقعات ہیں جو نیو یارک کے شہریوں نے ہم سے وابستہ کی ہیں۔ میں پیچھے نہیں ہٹ سکتی اور نہ ہی ہٹوں گی۔

ہم آمدورفت میں اپنی سرمایہ کاری کے حوالے سے بھی اسی عزم کا اظہار کر رہے ہیں، کیونکہ ہمارا کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ محفوظ سڑکوں، پلوں، بسوں، ٹرینوں اور سب ویز کے ذریعے جہاں جانا چاہتے ہیں وہاں پہنچ سکیں۔ اور جہاں ممکن ہو، آپ کے دن کا مزید وقت بچایا جا سکے۔

ابھی گزشتہ ہفتے ہی میں میٹرو نارتھ پر سوار ہوئی تھی جہاں میں نے مسافروں کو بتایا کہ میں اسٹیشنوں کو بہتر بنانا چاہتی ہوں اور مینہیٹن اور پوکیپسی کے درمیان سفر کے وقت میں کمی لانا چاہتی ہوں۔ ہر طرف کے راستے میں 15 منٹ تک کی بچت ہو گی۔ اس سے مسافر سالانہ 130 گھنٹے تک کا وقت بچا سکیں گے۔ اس سے Helene Brown (ہیلین براؤن) جیسے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے، جو آج ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ وہ CUNY میں کام کرتی ہیں اور ہر روز یانکرز سے شہر آتی ہیں۔ اور جن تمام مسافروں سے میں نے جمعہ کو لانگ آئی لینڈ ریل روڈ پر ملاقات کی تھی ان سب کے لیے، اور اس کے ساتھ آپ کے لیے بھی ہماری بہتر سفری حکمت عملی سہولت فراہم کرتی ہے۔

جب سے میں گورنر بنی ہوں، ہم کئی دہائیوں کے انتظار کے بعد عظیم عوامی منصوبے تعمیر کر رہے ہیں، اور ہزاروں بہترین یونین ملازمتیں پیدا کر رہے ہیں۔ ہڈسن کے نیچے تعمیر ہونے والی گیٹ وے ٹنل جیسے پروجیکٹس، جو آج امریکہ میں بنیادی ڈھانچے کا سب سے بڑا فنڈ شدہ پروجیکٹ ہے، اس کے علاوہ مشرقی ہارلم میں سیکنڈ ایونیو سب وے کی توسیع، جس کے ذریعے ٹرانزٹ میں موجود خلا ختم کیا جا رہا ہے اور بہتر معاوضے والی ملازمتوں تک رسائی فراہم کی جا رہی ہے، نیز انٹر بورو ایکسپریس جو بروکلین اور کوینز کو ملائے گی۔ کمیونٹیز کو دوبارہ مربوط کیا جا رہا ہے، جیسے سیراکیوز جو I-81 کی وجہ سے تقسیم ہو چکی تھی، اور یہاں البانی میں ہی ایک نئے لیونگسٹن ایونیو پُل کی تعمیر۔

اس سال میں MTA کیپٹل پلان کی حمایت کر رہی ہوں۔ ہمیں کئی دہائیوں کی اس ناکامی کا خاتمہ کرنا ہو گا جن میں اس اہم بنیادی ڈھانچے میں مشکل لیکن انتہائی ضروری سرمایہ کاریاں نہیں کی گئی تھیں۔ اگر ہم ناکام رہتے ہیں، تو ہمارے ٹرانزٹ کے نظام کا مستقبل اور ہماری ریاست کی اقتصادی طاقت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

ہم تعلیم کا ذکر کیے بغیر مستقبل کے بارے میں بات نہیں کر سکتے۔ تعلیم وہ عظیم تساوی ساز ہے جو سب کے لیے مواقع کے راستے کھولتی ہے۔

میرے والد کی کالج کی ڈگری نے میرے خاندان کو غربت سے نکالا اور بہتر اجرت والی ملازمتوں کے دروازے کھولے۔ گزشتہ دو سالوں میں مقننہ کے ساتھ کام کرتے ہوئے، ہم نے SUNY اور CUNY میں ٹیوشن کی امداد دوگنا سے بھی زیادہ کر دی ہے اور اہلیت میں مزید وسعت کی ہے۔

اور اب ہم ایک اور جرات مندانہ قدم اٹھا رہے ہیں: یعنی ہم کمیونٹی کالج کو 25 سے 55 سال کی عمر کے ان طلباء کے لیے مکمل طور پر مفت بنا رہے ہیں جو شدید مانگ والے شعبوں جیسے کہ جدید مینوفیکچرنگ، تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال میں داخل ہوں گے۔ یہ نیو یارک کے شہریوں کے لیے ایک حقیقی بچت ہے جو نئے کریئرز کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ان کے بجٹ کو بھی سہارا ملے گا جبکہ ان اہم صنعتوں میں ملازمت کی خالی جگہیں پوری کرنے میں مدد ملے گی۔

ہم یہ بات کبھی نہیں بھولتے کہ نیو یارک کے چھوٹے کاروباری ادارے ہی مضبوط کمیونٹیز کی بنیاد ہیں۔ اپنی والدہ اور بہن کے کاروبار شروع کرنے میں ان کی مدد کرتے ہوئے، میں ان چیلنجز کو سمجھتی ہوں جن کا انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے جہاں چھوٹے کاروباری ادارے یہ محسوس کریں کہ حکومت ان کے پیچھے نہیں پڑی بلکہ ان کا ساتھ دے رہی ہے۔

صنعتی انقلاب نے نیو یارک بھر کے شہروں میں اقتصادی ترقی کو متحرک کیا تھا۔ لیکن اس ترقی کی ایک بھاری قیمت چکانی پڑی۔ فیکٹریوں نے جھیل ایری میں فاضل مواد اور کیمیکلز انڈیلے۔ میں نے یہ سب دیکھا ہے۔ مجھے اپنے بچپن میں، ساحل پر بدبو دار مردہ مچھلیوں کے اوپر سے گزرنا اور آسمان کو نارنجی دھوئیں سے بھرا ہوا دیکھنا یاد ہے۔ آج جب ہم ایک نئے جدت آمیز انقلاب کی طرف بڑھ رہے ہیں تو ہمیں ان غلطیوں سے سبق لینا ہو گا۔

ہمیں لاس اینجلس میں لگنے والی مہلک آگ سے سبق لینے کے لیے مزید کہیں اور دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، جو ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ ہماری دنیا کتنی نازک ہے اور اگر ہم منافع کی قربان گاہ پر مادرِ فطرت کو قربان کریں گے تو مستقبل کیسا ہو گا۔ کیلیفورنیا کے جن تمام لوگوں نے اپنے گھر اور عزیزوں کو کھو دیا ہے ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ میں ان فائر فائٹرز کی شکر گزار ہوں جنہوں نے 24 گھنٹے کی شفٹوں میں کام کرتے ہوئے اپنی کمیونٹیز کو آگ کی لپیٹ سے نکال لیا ہے۔ اور مجھے نیو یارک نیشنل گارڈ کے ان سپاہیوں پر فخر ہے جو کیلیفورنیا کی مدد کے لیے تعینات کیے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان کی اور اس ہولناک سانحے سے متاثر ہونے والے تمام لوگوں کی حفاظت کے لیے ایک خاموش دعا میں میرے ساتھ شامل ہوں گے۔

آج ہمارے ایک بہادر فائر فائٹر بھی ہمارے ساتھ موجود ہیں: چیف Alex Nicholas (ایلکس نکولس)۔ چند ماہ پہلے، کیٹسکلز میں، وہ ہماری ریاست کی تاریخ کی بدترین جنگلاتی آگ میں سے ایک آتشزدگی کے خلاف جنگ کے اگلے محاذ پر موجود تھے۔

اور یہ بات صرف جنگلاتی آگ تک محدود نہیں ہے۔ پچھلے چند سالوں میں، ہم نے ریکارڈ توڑ گرمی، خشک سالی، سیلاب، ٹورنیڈوز، برفانی طوفان، اور سمندری طوفانوں کا سامنا کیا ہے۔ آپ کے خاندان کے لیے میری جدوجہد کا مطلب یہ بھی ہے کہ ان قدرتی آفات کو ہمارے نئے معمولات بننے سے روکا جائے۔ کیونکہ ہم واقعی وہ پہلی نسل ہیں جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو محسوس کر رہی ہے، اور ہم وہ آخری نسل ہیں جو اس کے بارے میں کچھ اقدام کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید مخالفت کے باوجود، میں نے مقننہ کی طرف سے منظور کیے گئے کلائمیٹ چینج سپرفنڈ ایکٹ (Climate Change Superfund Act) پر دستخط کیے تھے اور اعلان کیا تھا کہ نیو یارک کے ٹیکس دہندگان کے بجائے آلودگی پھیلانے والے بڑے کارپوریٹ اداروں کو موسمیاتی تبدیلی کے نتائج کی قیمت ادا کرنی چاہیئے۔ اور تمام دوسری ریاستوں کو ہمارے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

ہم نے لانگ آئی لینڈ کے ساحل سے ماورائے ساحل ونڈ اور کیوبک سے نیو یارک شہر تک پہنچنے والی ہائیڈرو الیکٹرک پاور کے ذریعے کاربن کے اخراج کو کم کرنے کے لیے عزمِ نو کیا ہے۔ اور اس سال، میں صفر اخراج والی معیشت کی منتقلی کو مزید آگے بڑھانے کے لیے 1$ بلین کی تاریخی سرمایہ کاری کا مطالبہ کر رہی ہوں۔

ہم سبز صنعت کے لیے پاور-ریڈی سائٹس بھی تعمیر کریں گے، جو وہی کوششیں ہیں جن کے نتیجے میں ہمیں بالائی ریاستی نیو یارک میں مائیکرون کی تاریخی 100 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل ہوئی تھی جس کے تحت 50,000 ملازمتیں پیدا ہوئی تھیں۔ مستقبل کی معیشت یہ ہو گی: مائیکروچپ فیبز، ڈیٹا سینٹرز، اور وہ سپر کمپیوٹرز جو AI کو طاقت فراہم کرتے ہیں، انہیں بہت زیادہ توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان صنعتوں کی معاونت کے لیے، ہم نے پہلے ہی ایک جدید نیوکلیئر حکمت عملی تیار کرنا شروع کر دی ہے۔ یہ ایک اچھی سرمایہ کاری ہے۔

صرف مصنوعی ذہانت سے 2038 تک نیو یارک کی معیشت میں 320 بلین ڈالرز کا اضافہ ہو گا، جو زراعت سے لے کر طب تک کے شعبوں میں انقلاب برپا کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے پچھلے سال امپائر AI کا آغاز کیا تھا: تاکہ ملک کے سب سے طاقتور سپر کمپیوٹر کو تعلیمی تحقیق کے لیے تیار کیا جائے اور اس ٹیکنالوجی کو مثبت مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

یہ سب، ایک ایسی پائیدار معیشت بنانے کے سلسلے میں ہماری کوشش کا حصہ ہے جو وقت کے امتحان پر پوری اتر سکے – کیونکہ اگر ہم ناکام ہو گئے تو کوئی متبادل منصوبہ موجود نہیں ہے۔

یہ بات میرے لیے اتنی اہم کیوں ہے؟ کیونکہ آپ کے خاندان کے لیے میری جدوجہد میں اس بات کو یقینی بنانا بھی شامل ہے کہ یہاں، صاف توانائی کے ذریعے آپ کے بچے اور پوتے پوتیاں/نواسے نواسیاں مستقبل کی ملازمتیں حاصل کر سکیں۔

ابھی میں نے اپنی جدوجہد کے منصوبے کے صرف چند عناصر پر روشنی ڈالی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہماری اسٹیٹ آف دی اسٹیٹ کتاب میں 200 سے زیادہ تجاویز شامل ہیں، اور مجھے یقین ہے کہ آج رات آپ سب اسے پڑھنے کے منتظر ہوں گے۔ یہ ہمارا 2025 کا عملی خاکہ ہے کیونکہ ہم نیو یارک کے بچوں اور خاندانوں کے لیے مسلسل جدوجہد جاری رکھیں گے۔

تو آئیے اعادہ کرتے ہیں کہ: جرائم میں کمی، ٹیکسوں میں کمی، نگہداشتِ اطفال اور تعلیم میں سرمایہ کاری، ملازمتیں، نئے مکانات، صاف توانائی، چھوٹے کاروباری ادارے، اور ایک مضبوط معیشت کی تعمیر جو نسلوں تک قائم و دائم رہے۔

جی ہاں، یہ جرات مندانہ بات ہے: لیکن جیسا کہ Wayne Gretzky (وائین گریٹزکی) کا مشہور قول ہے، "آپ وہ تمام مواقع 100 فی صد کھو دیتے ہیں جو آپ حاصل نہیں کرتے۔" اور میں ہمیشہ موقع حاصل کرتی رہوں گی۔

آج میں نے خاندانوں کے بارے میں اور ان مواقع کے بارے میں بہت بات کی ہے جو میں نے حاصل کیے ہیں اور جو میں حاصل کروں گی۔ اور اس بات سے مجھے اپنے خاندان کا، خاص طور پر اپنے والد کا خیال آیا، جو 7 اکتوبر کے دہشت گردی کے حملے کے بعد اسرائیل جاتے ہوئے اچانک انتقال کر گئے تھے۔

مجھے جنگ زدہ علاقے میں لے جانے والی، اس رات گئے کی پرواز میں سوار ہونے سے بالکل پہلے، میں نے انہیں آخری بار کال کی۔ انہوں نے کہا، "ڈولی... میں تم پر بہت فخر کرتا ہوں۔ لیکن خدا کا واسطہ اپنا سر نیچے رکھنا۔"

ڈیڈ، مجھے معاف کر دیں، لیکن میں اپنا سر نیچے نہیں رکھ سکتی۔ کیونکہ آپ نے مجھے سکھایا تھا کہ اپنا سر نیچے نہیں رکھا جاتا — بلکہ ضروری لڑائیوں میں ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ اور آپ ہمیشہ کہتے تھے، کہ جب حالات مشکل ہو جائیں، تو مضبوط لوگ ہی آگے بڑھتے ہیں۔ آپ مقابلہ کرتے ہیں، اور سخت مقابلہ کرتے ہیں۔ اور میرے والدین نے مجھ میں جو تمام اقدار پیدا کی تھیں، ان میں سب سے اہم قدر یہ تھی کہ آپ ہمیشہ حق کے لیے لڑتے ہیں۔ نیو یارک کی یہی وہ لڑنے اور مقابلہ کرنے والی روح ہے جو ہمیں عظیم بناتی ہے۔

ہم نیو یارک لبرٹی جیسے چیمپیئنز کی عظمت میں یہی روح دیکھتے ہیں، جو ویسٹ چیسٹر کاؤنٹی سینٹر میں چند ہزار شائقین کے سامنے کھیلنے سے لے کر تین سال بعد قومی چیمپیئن بن گئے تھے، جو مکمل طور پر فروخت شدہ پرجوش ہجوم کے سامنے جیت سے ہمکنار ہوئے تھے، اور ان ناقابل یقین ٹائم لیس ٹارچز کے نعروں کے ساتھ جشن منایا گیا تھا۔

ہم یہی روح بفلو بلز میں دیکھتے ہیں، جنہیں برسوں کے کھیل کے قحط کے بعد نظرانداز کر دیا گیا تھا، لیکن اب وہ عظمت کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہمارے اپنے MVP Josh Allen (جوش ایلن) کی قیادت میں یہی روح دیکھتے ہیں، جو نیو یارک کے تمام لوگوں کو دوبارہ یقین دلانے کے لیے متحد کر رہے ہیں۔

لیکن چیمپیئنز کی تعریف صرف جیت سے نہیں ہوتی۔ بلکہ جب وہ نیچے گر جاتے ہیں تو ان کے عمل سے جیت کی تعریف ہوتی ہے۔ کہ دوبارہ لڑائی کے لیے میدان میں اُتر آتے ہیں۔

اور یہ صرف ہمارے اسٹار ایتھلیٹس ہی نہیں ہیں جو اس مقابلے والی روح کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ ان سب کے DNA میں شامل ہے جو خود کو نیو یارک کا شہری کہتے ہیں۔ کہ وہ سخت جان، مستقل مزاج، لچکدار، فخر کے ساتھ، اور مشکلات کے سامنے بے خوف ہوتے ہیں۔ یہی وہ نیو یارک ہے جس کا میں نے اس ریاست کے ہر کونے میں مشاہدہ کیا ہے۔

میں اپنے خاندانوں، اپنے بزرگوں، اپنے طلباء، اپنے اساتذہ، اپنے کسانوں، اپنے سابق فوجیوں اور اپنے کاروباری افراد کی طاقت سے متاثر ہوں۔

جیسا کہ Jillian Hanesworth (جیلیئن ہینس ورتھ) نے اپنی نظم میں کہا ہے کہ "ہمارے آنگن میں، سورج ہمیشہ طلوع ہوتا ہے۔" جی ہاں، Jillian (جیلیئن) ایسا ہی ہوتا ہے۔ نیو یارک میں سورج ہمیشہ طلوع ہوتا ہے۔ مجھے خاص طور پر مشکلات کے دوران، اس ریاست کی قیادت کرتے ہوئے نہایت فخر ہے۔

تین سال قبل جب میں نے عہدہ سنبھالا تھا، تو ہماری ریاست بحران کا شکار تھی، اور ہم نے فیصلہ کن اقدامات کیے تاکہ اپنی کشتی کو درست راستے پر ڈالا جا سکے۔ اور ان چیلنجز کے باوجود جو اب بھی موجود ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ سورج چمک رہا ہے۔

ہم ان 1 ملین سے زائد نئے کاروباری اداروں میں نئے دن کی یہ امید دیکھتے ہیں جو میرے عہدہ سنبھالنے کے بعد ریاست بھر میں کھل چکے ہیں۔ نجی شعبے کی ان 740,000 ملازمتوں میں یہ دیکھ سکتے ہیں جو ہم نے پیدا کی ہیں۔ ہم یہ امید اس وقت دیکھتے ہیں جب ہماری LGBTQ+ کمیونٹی اپنے اصل کو ظاہر کرتے ہوئے محفوظ محسوس کرتی ہے۔ ہم یہ اس وقت دیکھتے ہیں جب نیو یارک کے معذور شہریوں کو مدد اور اختیار ملتا ہے۔ اور ہم بفلو سے لے کر نیو یارک شہر تک اپنے عظیم شہروں کی توانائی اور زندگی میں یہی امید کی روشنی دیکھتے ہیں جہاں فٹ پاتھ لوگوں سے بھرے ہیں، ریسٹورنٹس گاہکوں سے بھرے ہوئے ہیں اور براڈوے دوبارہ آباد ہو چکا ہے۔

تو اسی لیے جب کہ ہم نیو یارک کے ان بہت سے شہریوں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں جنہیں مدد کی ضرورت ہے، تو آئیے آج عہد کرتے ہیں کہ اُمید سے بھرپور دل و جان... اور اپنے مستقبل پر اعتماد کے ساتھ مسائل کا سامنا کریں گے۔

یہی وہ جذبہ ہے جس کے ساتھ ہم نے دی گریٹ ڈپریشن، 70 کی دہائی میں افراطِ زر اور صنعت کے زوال، 11/9، عظیم کساد بازاری، اور ایک عالمی وبا کا مقابلہ کیا تھا۔ کیونکہ یہ امپائر اسٹیٹ ہے: یعنی لوٹ آنے کی سرزمین۔ ہم مشکلات پر قابو پا لیتے ہیں۔ یہی ہماری پہچان ہے۔ اور ہم اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ جب لوگ شکستہ ہو جائیں، تو وہ دوبارہ جی اٹھ سکیں۔

کیونکہ آپ کا خاندان میری جدوجہد ہے، اور میں ریاست نیو یارک کے عظیم لوگوں کے لیے جدوجہد کرنا کبھی نہیں چھوڑوں گی۔

###

مزید خبریں www.governor.ny.gov پر دستیاب ہیں
ریاست نیو یارک | ایگزیکٹیو چیمبر | press.office@exec.ny.gov | 518.474.8418
گورنر آفس سے اپ ڈیٹس کے لیے سائن اپ کریں: ny.gov/signup | 81336 پر NEW YORK ٹیکسٹ کریں

ان سبسکرائب کریں